AL-AASAR Journal
Vol. 3, No.1 (2026)
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

بچوں کے جنسی استحصال کے اسباب، وجوہات اور سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں ان کا تدارک

Causes of Child Sexual Abuse and Its Prevention in the Light of the Seerah of the Prophet Muhammad (ﷺ).

Syed Muhammad Asad Jamal Kazmi
MPhil Scholar, National University of Modern Languages (NUML), Karachi Campus.
Syedasadshah092@gmail.com
Nadeem Ahmed Saeed
MPhil Scholar, National University of Modern Languages (NUML), Karachi Campus.
fikar9211@gmail.com
Muhammad Faisal
MPhil Scholar, National University of Modern Languages (NUML), Karachi Campus.
faisalqadri228@gmail.com

Abstract
Child sexual abuse is a serious social, moral, psychological and human rights issue that can have lasting effects on a child’s physical and emotional well being. This research examines the major causes and contributing factors of child sexual abuse and explores effective ways to prevent it in the light of the Seerah of the Prophet Muhammad (S.A.W.).The study focuses on factors such as lack of parental supervision, weak family relationships, inadequate moral education, social negligence, misuse of authority and insufficient awareness regarding child protection.It also highlights the importance of providing children with a safe, respectful, and caring environment. The Seerah of the Prophet Muhammad (S.A.W.) provides valuable principles of compassion, dignity,protection, responsible parenting, moral training, and respect for the rights of children. The research analyzes how these Prophetic principles can contribute to preventing abuse and strengthening the protection of children in contemporary society.It concludes that the teachings of the Seerah offer practical ethical and social guidance for safeguarding children and promoting a secure and morally responsible society.

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com
Vol. 3, No.1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

Keywords: *Child Sexual Abuse,Child Protection, Seerah of the Prophet Muhammad (S.A.W.), Moral Education, Parenting,Child Rights, Prevention, Islamic Teachings.*

بچے کسی بھی معاشرے کا قیمتی سرمایہ اور مستقبل کی بنیاد ہوتے ہیں،اس لیے ان کی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور جذباتی حفاظت معاشرے کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ بچوں کے جنسی استحصال کا مسئلہ ایک نہایت سنگین سماجی اور اخلاقی مسئلہ ہے جو بچے کی شخصیت، ذہنی صحت، اعتماد اور مستقبل پر گہرے اور دیرپا اثرات مرتب کر سکتا ہے۔اس مسئلے کے پسِ پشت خاندانی کمزوری، والدین کی عدم توجہی، مناسب تربیت کا فقدان، معاشرتی بے حسی، غلط صحبت، طاقت اور اختیار کا ناجائز استعمال اور بچوں میں حفاظتی شعور کی کمی جیسے مختلف عوامل کارفرما ہو سکتے ہیں۔اسلام نے بچوں کو عزت، محبت، شفقت اور تحفظ کا حق عطا کیا ہے اور ان کی تربیت و نگہداشت کو والدین اور معاشرے کی اہم ذمہ داری قرار دیا ہے۔ سیرتِ نبوی ﷺ میں بچوں کے ساتھ شفقت، حسنِ سلوک، عزتِ نفس کے احترام، مناسب تربیت اور ان کے حقوق کی حفاظت کے ایسے روشن اصول موجود ہیں جو موجودہ دور میں بچوں کو ہر قسم کے استحصال سے محفوظ رکھنے کے لیے رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔اس لیے بچوں کے جنسی استحصال کے اسباب کا جائزہ لینے کے ساتھ سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں اس کے مؤثر تدارک کی تدابیر تلاش کرنا نہایت اہم ہے۔

بچوں کے جنسی استحصال کا مفہوم

بچوں کے جنسی استحصال سے مراد کسی بچے کو اس کی کم عمری، ناتجربہ کاری یا کمزور حیثیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کسی بھی ایسے جنسی عمل، رویے یا سرگرمی میں ملوث کرنا ہے جس کے لیے وہ ذہنی اور اخلاقی طور پر تیار نہ ہو۔اس میں صرف براہِ راست جنسی زیادتی ہی شامل نہیں بلکہ بچے کی حیا، جسمانی حدود اور نجی زندگی کی خلاف ورزی بھی اس کے دائرے میں آتی ہے۔[1] اسلامی تعلیمات بچوں کی جسمانی اور اخلاقی حفاظت کے ساتھ ان کی مناسب تربیت پر بھی زور دیتی ہیں۔والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کو عمر کے مناسب مرحلے پر حیا، اجازت طلب کرنے، محرم و نامحرم کی پہچان اور جسمانی تحفظ کے بنیادی آداب سکھائیں۔

بچوں کے جنسی استحصال کی اہم صورتیں

[1] ظل الرحمن لطف الرحمن، تربیت اولاد اور ہماری ذمہ داریاں، 2017ء، ص 157

AL-AASAR Journal Vol. 3, No.1 (2026)
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

بچوں کے جنسی استحصال کی نوعیت مختلف حالات اور طریقوں کے اعتبار سے مختلف ہو سکتی ہے، اس لیے اس کی اہم صورتوں کو سمجھنا اس مسئلے کے درست ادراک کے لیے ضروری ہے۔ بعض صورتوں میں یہ براہِ راست جسمانی زیادتی کی شکل اختیار کرتا ہے، جبکہ بعض اوقات نامناسب گفتگو، رویوں، نجی حدود کی خلاف ورزی یا آن لائن ذرائع کے استعمال کے ذریعے بچے کو متاثر کیا جاتا ہے۔ موجودہ دور میں انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے پھیلاؤ نے اس مسئلے کی بعض نئی صورتوں کو بھی نمایاں کیا ہے۔ ذیل میں بچوں کے جنسی استحصال کی اہم صورتوں کو مختصر وضاحت اور مناسب مثالوں کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔

جسمانی جنسی زیادتی: اس سے مراد بچے کے جسم کے ساتھ ایسا نامناسب جنسی رویہ اختیار کرنا ہے جو اس کی رضامندی، عمر اور فطری حدود کے خلاف ہو۔ مثال کے طور پر کسی بالغ شخص کا بچے کے ساتھ جنسی نوعیت کا نامناسب جسمانی رویہ اختیار کرنا یا اسے ایسے عمل پر مجبور کرنا جنسی استحصال کی واضح صورت ہے۔ ایسے عمل سے بچے کے جسمانی اور نفسیاتی تحفظ کو شدید نقصان پہنچ سکتا ہے۔

جنسی نوعیت کی نامناسب گفتگو اور رویہ: بچے کے ساتھ جنسی نوعیت کی گفتگو کرنا، اسے غیر مناسب الفاظ یا اشاروں سے متاثر کرنا، یا اس کے سامنے نامناسب جنسی مواد پیش کرنا بھی استحصال کی صورت اختیار کر سکتا ہے۔ مثال کے طور پر کسی بڑے شخص کا بچے کو فحش گفتگو یا غیر اخلاقی مواد کی طرف متوجہ کرنا اس کی معصوم ذہنی کیفیت کو متاثر کرتا ہے۔[2]

نجی حدود کی خلاف ورزی: بچوں کو ان کی نجی حدود اور جسمانی پردے کے آداب سے محروم رکھنا بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔ اسلامی تربیت میں بچوں کو والدین کے نجی کمروں میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینے اور عمر بڑھنے کے ساتھ ان کے سونے کے انتظام میں مناسب احتیاط کی تعلیم دی گئی ہے۔ قرآنِ کریم نے نابالغ بچوں کے لیے بھی مخصوص اوقات میں اجازت لینے کا حکم بیان کیا ہے، جبکہ تربیتی لٹریچر میں دس سال کی عمر کے بعد بچوں کے بستر الگ کرنے کی ہدایت بھی بیان ہوئی ہے۔

آن لائن جنسی استحصال: موجودہ دور میں انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے ذریعے بچوں کو نامناسب مواد، غیر اخلاقی گفتگو یا مشکوک افراد کے ذریعے متاثر کرنا بھی جنسی استحصال کی ایک جدید صورت ہے۔ اس لیے بچوں کو صرف گھر اور اسکول کے ماحول میں ہی نہیں بلکہ ڈیجیٹل ماحول میں بھی تحفظ اور احتیاط کے اصول سکھانا ضروری ہے۔

---

[2] سراج الدین ندوی، قرآن و حدیث، طب و حکمت اور جدید سائنس کی روشنی میں بچوں کی تربیت کیسے کریں؟، پانچواں باب: اخلاقی، معاشرتی اور جنسی تربیت، ص 194

AL-AASAR Journal Vol. 3, No.1 (2026)
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اعتماد اور اختیار کا ناجائز استعمال: بعض اوقات استحصال کرنے والا شخص بچے کے اعتماد، رشتہ داری، استاد یا سرپرست ہونے کی حیثیت سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ بچہ چونکہ بڑوں پر اعتماد کرتا ہے، اس لیے اس اعتماد کا غلط استعمال اس کے لیے مزید نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے بچوں کی نگرانی، ان کے ساتھ دوستانہ تعلق اور ان کی بات سننے کا محفوظ ماحول انتہائی ضروری ہے۔[3]

بچوں کے جنسی استحصال کی سنگینی[4]

بچوں کا جنسی استحصال محض ایک انفرادی غلطی نہیں بلکہ ایک سنگین انسانی، اخلاقی اور معاشرتی مسئلہ ہے، کیونکہ اس کا اثر بچے کی پوری شخصیت پر پڑ سکتا ہے۔ بچپن انسانی شخصیت کی تشکیل کا بنیادی مرحلہ ہوتا ہے اور اس دوران پیش آنے والا کوئی شدید تکلیف دہ واقعہ بچے کے اعتماد، ذہنی سکون اور معاشرتی رویوں کو متاثر کر سکتا ہے۔ جنسی استحصال کا شکار ہونے والا بچہ خوف، شرمندگی، احساسِ جرم، تنہائی اور عدم تحفظ جیسی کیفیات میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ بعض حالات میں وہ اپنے ساتھ ہونے والے واقعے کو کسی کے سامنے بیان کرنے سے بھی گھبراتا ہے، جس کی وجہ سے مسئلہ مزید پیچیدہ ہو جاتا ہے۔ اس کا اثر بچے کی تعلیم، خاندان کے ساتھ تعلق، دوستوں سے میل جول اور مستقبل کے اعتماد پر بھی پڑ سکتا ہے۔ اگر ایسے واقعے کے بعد بچے کو مناسب جذباتی، نفسیاتی اور معاشرتی مدد نہ ملے تو اس کے اثرات طویل مدت تک باقی رہ سکتے ہیں۔ اسلامی نقطۂ نظر سے بھی بچے کی عزت، جان، جسم اور شخصیت کا تحفظ بنیادی اہمیت رکھتا ہے، اس لیے کسی کمزور فرد کے ساتھ ظلم یا زیادتی ناقابلِ قبول ہے۔ والدین، اساتذہ اور معاشرے کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کے لیے ایسا محفوظ ماحول پیدا کریں جہاں وہ خوف کے بغیر اپنی مشکلات بیان کر سکیں۔ اس مسئلے کا مؤثر حل صرف واقعہ پیش آنے کے بعد کارروائی نہیں بلکہ مناسب تربیت، نگرانی، آگاہی اور حفاظتی تدابیر اختیار کرنے میں ہے۔ اسلامی تربیتی لٹریچر بھی بچوں کی اخلاقی، جسمانی اور جنسی تربیت کو ان کی درست نشوونما کا اہم حصہ قرار دیتا ہے۔

اسلامی اور معاشرتی نقطۂ نظر سے اس کی قباحت

[3] سراج الدین ندوی، قرآن و حدیث، طب و حکمت اور جدید سائنس کی روشنی میں بچوں کی تربیت کیسے کریں؟، پانچواں باب: اخلاقی، معاشرتی اور جنسی تربیت، ص 196

[4] سنگینی سے مراد کسی معاملے کی شدت، اہمیت اور اس کے گہرے نقصان دہ اثرات ہیں۔ بچوں کے جنسی استحصال کی سنگینی اس بات میں ہے کہ اس کے اثرات بچے کی جسمانی، ذہنی، نفسیاتی اور معاشرتی زندگی پر طویل عرصے تک قائم رہ سکتے ہیں۔ اس لیے اس مسئلے کو معمولی سمجھنے کے بجائے بچوں کے تحفظ اور بروقت تدارک کے لیے سنجیدہ اقدامات کرنا ضروری ہے۔

AL-AASAR Journal Vol. 3, No.1 (2026)
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اسلام نے انسانی عزت، عصمت اور جسمانی حرمت کو بنیادی اہمیت دی ہے اور کسی بھی انسان پر ظلم و زیادتی کو ناپسند کیا ہے۔ بچوں کی کمزوری اور ناتجربہ کاری کے باعث ان کے ساتھ کسی بھی قسم کی جنسی زیادتی اخلاقی اعتبار سے نہایت سنگین جرم ہے۔ قرآنِ کریم نے جنسی بے حیائی کے قریب جانے سے بھی منع فرمایا ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰٓ ۖ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا[5]

ترجمہ: اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ، بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی برا راستہ ہے۔

اس آیت میں صرف زنا سے منع نہیں کیا گیا بلکہ اس کے قریب لے جانے والے راستوں سے بھی اجتناب کی ہدایت ملتی ہے۔ بچوں کے تحفظ کے تناظر میں یہ اصول اس بات کی اہمیت واضح کرتا ہے کہ معاشرے میں بے حیائی، فحاشی اور ایسے ماحول کے اسباب کی روک تھام کی جائے جو بچوں کی اخلاقی اور جسمانی سلامتی کے لیے نقصان دہ ہوں۔ اسلامی معاشرہ بچے کو محض ایک کمزور فرد نہیں سمجھتا بلکہ اسے حقوق رکھنے والی شخصیت قرار دیتا ہے، جس کی تربیت اور حفاظت والدین اور معاشرے کی ذمہ داری ہے۔ اسی لیے بچوں کو حیا، پردے، اجازت طلب کرنے اور محرم و نامحرم کے بنیادی فرق سے آگاہ کرنا ان کی حفاظتی تربیت کا حصہ ہے۔ قرآنِ کریم نے نابالغ بچوں کو بھی گھر کے بعض نجی اوقات میں اجازت لینے کا حکم دیا ہے، جس سے بچوں کی نجی حدود کے احترام کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ معاشرتی اعتبار سے بھی بچوں کا جنسی استحصال پورے خاندان اور معاشرے کے اعتماد کو متاثر کرتا ہے، اس لیے اسے چھپانے کے بجائے بروقت روک تھام، مناسب رپورٹنگ اور متاثرہ بچے کی حفاظت ضروری ہے۔[6] والدین اور سرپرستوں کو چاہیے کہ بچوں کے ساتھ ایسا دوستانہ اور اعتماد پر مبنی تعلق قائم کریں کہ وہ کسی بھی نامناسب رویے یا خطرے کی صورت میں بلاخوف اپنی بات بیان کر سکیں۔

بچوں کے جنسی استحصال کے اسباب و وجوہات

بچوں کے جنسی استحصال کا تعلق صرف کسی ایک فرد کے غلط رویے سے نہیں بلکہ اس کے پسِ پشت کئی خاندانی، اخلاقی، تربیتی اور معاشرتی عوامل کارفرما ہوتے ہیں۔ بعض اوقات والدین کی عدم توجہی، کمزور خاندانی تعلقات اور بچوں کی مناسب نگرانی نہ ہونے سے بچے غیر محفوظ حالات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح دینی و اخلاقی تربیت کی کمی، حفاظتی شعور کا فقدان، غلط صحبت اور غیر محفوظ

[5] سورۃ الإسراء: 32

[6] سراج الدین ندوی، قرآن و حدیث، طب و حکمت اور جدید سائنس کی روشنی میں بچوں کی تربیت کیسے کریں؟، دار البلاغ، لاہور، ص 194

AL-AASAR Journal Vol. 3, No.1 (2026)
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

ماحول بھی اس مسئلے کو بڑھانے کا سبب بنتے ہیں۔ موجودہ دور میں فحش مواد، سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ کے غیر محتاط استعمال کے ساتھ ساتھ اعتماد اور اختیار کے ناجائز استعمال نے بھی بچوں کے تحفظ کے لیے نئے چیلنجز پیدا کیے ہیں۔

والدین کی عدم توجہی اور نگرانی کا فقدان

والدین بچوں کے تحفظ اور تربیت میں بنیادی کردار رکھتے ہیں، اس لیے ان کی عدم توجہی بچے کو مختلف خطرات سے دوچار کر سکتی ہے۔ جب والدین بچے کی روزمرہ سرگرمیوں، دوستوں، تعلیمی ماحول اور آن لائن مصروفیات سے بے خبر رہتے ہیں تو غیر محفوظ افراد کے لیے بچے تک رسائی آسان ہو سکتی ہے۔ بعض والدین مصروفیات یا دیگر گھریلو مسائل کی وجہ سے بچوں کے ساتھ مناسب وقت نہیں گزارتے، جس سے بچے اپنی مشکلات بیان کرنے میں بھی جھجک محسوس کرتے ہیں۔ اسلام نے اہلِ خانہ کی حفاظت اور تربیت کو والدین کی ذمہ داری قرار دیا ہے۔[7] رسول اللہ ﷺ نے بھی ہر ذمہ دار فرد کو اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ قرار دیا۔ اس لیے والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ محبت، اعتماد اور مناسب نگرانی کے ذریعے بچوں کے لیے محفوظ ماحول قائم کریں۔ قرآن مجید:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا[8]

ترجمہ: "اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ۔"

حدیثِ نبوی ﷺ:

كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ[9]

ترجمہ: "تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔"

خاندانی نظام کی کمزوری

مضبوط خاندان بچے کے لیے تحفظ، محبت، اعتماد اور رہنمائی کا بنیادی ذریعہ ہوتا ہے، جبکہ خاندانی نظام کی کمزوری بچے کو جذباتی اور معاشرتی طور پر کمزور بنا سکتی ہے۔ والدین کے درمیان مسلسل اختلاف، گھریلو بے سکونی اور بچوں سے جذباتی دوری ان کے اعتماد کو متاثر کرتی ہے۔ ایسے حالات میں بچہ اپنی مشکلات والدین سے بیان کرنے کے بجائے کسی غیر متعلقہ شخص پر اعتماد کر سکتا ہے۔ بعض

---

[7] ڈاکٹر ابنِ فرید، بچے کی تربیت، منشورہ بیت الصالحہ، رامپور، 1993ء، ص 58

[8] سورۃ التحریم، 66:6

[9] صحیح البخاری، کتاب النکاح، حدیث 216

AL-AASAR Journal Vol. 3, No.1 (2026)
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اوقات خاندان میں مناسب حدود اور باہمی احترام کا شعور نہ ہونے سے بھی بچے غیر محفوظ صورتِ حال میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ قرآن مجید نے خاندان کو سکون، محبت اور رحمت کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ اس لیے مضبوط خاندانی تعلقات اور والدین و بچوں کے درمیان اعتماد کا قیام بچوں کے تحفظ کے لیے نہایت ضروری ہے۔ قرآن مجید:

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً[10]

ترجمہ: "اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے تم ہی میں سے جوڑے بنائے تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو، اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔"

اخلاقی و دینی تربیت کا فقدان

بچے کی ابتدائی عمر میں اخلاقی اور دینی تربیت اس کی شخصیت کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ اگر بچے کو حیا، پاکیزگی، اچھے برے رویوں اور اپنی ذاتی حدود کے بارے میں مناسب تربیت نہ دی جائے تو وہ نامناسب رویوں کو پہچاننے میں دشواری محسوس کر سکتا ہے۔ دینی تربیت بچے میں اللہ تعالیٰ کا خوف، حیا، ذمہ داری اور دوسروں کے حقوق کا احساس پیدا کرتی ہے۔ والدین کو چاہیے کہ بچوں کو عمر اور فہم کے مطابق مناسب اسلامی آداب اور حفاظتی اصول سکھائیں۔[11] قرآن مجید نے اہلِ خانہ کی اصلاح اور حفاظت کی ذمہ داری واضح کی ہے۔ لہٰذا دینی و اخلاقی تربیت کو صرف عبادات تک محدود رکھنے کے بجائے بچے کی عملی اور معاشرتی زندگی سے بھی جوڑنا ضروری ہے۔ قرآن مجید:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا[12]

ترجمہ: "اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ۔"

بچوں میں حفاظتی شعور کی کمی

[10] سورۃ الروم، 30:21

[11] ڈاکٹر ابن فرید، بچے کی تربیت، منشورہ بیت الصالحہ، رامپور، 1993ء، ص 58

[12] سورۃ التحریم، 66:6

AL-AASAR Journal Vol. 3, No.1 (2026)
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

بچوں کے تحفظ کے لیے ضروری ہے کہ انہیں ان کی عمر اور ذہنی استعداد کے مطابق ذاتی حدود اور محفوظ و غیر محفوظ رویوں کا بنیادی شعور دیا جائے۔ بچے کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ بعض معاملات میں اسے کسی قابلِ اعتماد بڑے سے فوراً بات کرنی چاہیے اور خوف یا شرمندگی کی وجہ سے خاموش نہیں رہنا چاہیے۔ اسلامی تعلیمات میں بچوں کو ذاتی خلوت اور دوسروں کی نجی حدود کا احترام سکھانے کے واضح اصول موجود ہیں۔ قرآن مجید نے نابالغ بچوں کو بھی مخصوص اوقات میں اجازت لے کر داخل ہونے کی تعلیم دی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام بچوں کو کم عمری ہی سے حیا، پردے اور نجی حدود کا شعور فراہم کرتا ہے۔ چنانچہ حفاظتی تربیت بچے کی شخصیت کا باقاعدہ حصہ ہونی چاہیے۔ قرآن مجید:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ[13]

ترجمہ: "اے ایمان والو! تمہارے مملوک اور تم میں سے جو بچے ابھی بلوغت کو نہیں پہنچے، وہ تین اوقات میں تم سے اجازت لے کر آیا کریں۔"

غلط صحبت اور غیر محفوظ ماحول

بچے کا ماحول اس کی شخصیت اور رویوں پر گہرا اثر ڈالتا ہے، اس لیے غلط صحبت اور غیر محفوظ ماحول اس کے لیے مختلف خطرات پیدا کر سکتا ہے۔ ایسے افراد یا ماحول جہاں اخلاقی حدود کی پابندی نہ ہو، بچے کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ بچوں کو یہ سکھانا ضروری ہے کہ ہر شخص پر بلاوجہ اعتماد نہ کریں اور کسی مشکوک یا نامناسب صورتِ حال میں فوراً والدین یا کسی قابلِ اعتماد ذمہ دار فرد کو اطلاع دیں۔ والدین کو بھی بچوں کے دوستوں، سرگرمیوں اور ان جگہوں کے بارے میں مناسب آگاہی رکھنی چاہیے جہاں بچے زیادہ وقت گزارتے ہیں۔ اسلام نے اچھی صحبت اختیار کرنے اور بری صحبت سے بچنے کی تعلیم دی ہے۔[14] اس لیے محفوظ ماحول اور صالح صحبت بچوں کے تحفظ کا اہم ذریعہ ہیں۔ حدیثِ نبوی ﷺ:

مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ[15]

ترجمہ: "اچھے اور برے ساتھی کی مثال مشک اٹھانے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی مانند ہے۔"

---

[13] سورۃ النور، 24:58

[14] محمد جمیل زینو، تربیتِ اولاد کے اسلامی اصول، ترجمہ: حافظ خالد حیات محمود، مراجعہ: شفیق الرحمن ضیاءاللہ مدنی، دفتر تعاون برائے دعوت وارشاد، ریاض۔ 21

[15] صحیح البخاری، کتاب الذبائح والصید، حدیث 5534

AL-AASAR Journal Vol. 3, No.1 (2026)
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

فحاشی، عریانی اور غیر اخلاقی مواد

فحش، عریاں اور غیر اخلاقی مواد بچوں کی ذہنی اور اخلاقی نشو و نما کو متاثر کر سکتا ہے اور ان کے اندر حیا اور پاکیزگی کے احساس کو کمزور کر سکتا ہے۔ موجودہ دور میں ایسے مواد تک رسائی مختلف ڈیجیٹل ذرائع کے ذریعے نسبتاً آسان ہو گئی ہے، اس لیے والدین اور تعلیمی اداروں کی ذمہ داری مزید بڑھ گئی ہے۔ بچوں کو عمر کے مطابق میڈیا کے درست اور غلط استعمال کا شعور دینا ضروری ہے۔ قرآن مجید نے اہلِ ایمان کو نگاہوں کی حفاظت اور پاکیزگی اختیار کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اسی طرح اسلامی معاشرہ فحاشی کے پھیلاؤ کو ناپسندیدہ قرار دیتا ہے۔ اس لیے بچوں کے لیے پاکیزہ ماحول اور مناسب میڈیا نگرانی ان کے اخلاقی اور نفسیاتی تحفظ کے لیے ضروری ہے۔

قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ[16]

ترجمہ: "مسلمان مردوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔"

سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ کا غیر محتاط استعمال

موجودہ دور میں سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ بچوں کی تعلیم، رابطے اور تفریح کا اہم ذریعہ بن چکے ہیں، تاہم غیر محتاط استعمال ان کے لیے مختلف خطرات پیدا کر سکتا ہے۔ بچوں کا اجنبی افراد سے غیر ضروری رابطہ، ذاتی معلومات کا غیر محفوظ تبادلہ اور نامناسب مواد تک رسائی ان کے تحفظ کے لیے مشکلات پیدا کر سکتی ہے۔ والدین کو چاہیے کہ بچوں کی آن لائن سرگرمیوں کے بارے میں مناسب آگاہی رکھیں اور انہیں محفوظ ڈیجیٹل رویوں کی تربیت دیں۔ بچوں کو یہ بھی سمجھانا ضروری ہے کہ آن لائن دنیا میں ہر شخص قابلِ اعتماد نہیں ہوتا۔ اسلامی تعلیمات انسان کو خبر کی تحقیق، احتیاط اور اپنی حدود کی حفاظت کا درس دیتی ہیں۔ اس لیے سوشل میڈیا کے استعمال میں نگرانی کے ساتھ ساتھ بچوں کو خود حفاظتی شعور دینا زیادہ مؤثر طریقہ ہے۔

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۚ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا[17]

ترجمہ: "اور جس بات کا تمہیں علم نہ ہو اس کے پیچھے نہ پڑو، بے شک کان، آنکھ اور دل، ان سب کے بارے میں پوچھا جائے گا۔"

---

[16] سورۃ النور، 24:30

[17] سورۃ الإسراء، 17:36

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 3, No.1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اختیار اور اعتماد کا ناجائز استعمال

بچوں کے جنسی استحصال کی ایک سنگین وجہ بعض بااثر یا قابلِ اعتماد افراد کی طرف سے اپنے اختیار کا غلط استعمال بھی ہے۔ بعض اوقات بچہ کسی ایسے شخص پر اعتماد کرتا ہے جو اس کا استاد، رشتہ دار، نگہبان یا خاندان کا جاننے والا ہو، اور یہی اعتماد غلط استعمال کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ اس صورت میں بچے کو خوف، دباؤ یا بدنامی کے خدشے کی وجہ سے خاموش رہنے پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔ اسلام نے امانت، ذمہ داری اور حقوق کی ادائیگی پر بہت زور دیا ہے۔ کسی بچے کی کمزوری، اعتماد یا ذمہ داری کے منصب کو ذاتی مفاد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی اور شرعی اعتبار سے سخت مذموم ہے۔ اس لیے بچوں کے ساتھ معاملے میں واضح حدود، مناسب نگرانی، جواب دہی اور شکایت کے محفوظ ذرائع ضروری ہیں۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا[18]

ترجمہ: "بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حقداروں تک پہنچاؤ۔"

سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں بچوں کے جنسی استحصال کا تدارک

بچوں کے جنسی استحصال کی روک تھام کے لیے صرف مسئلے کی نشاندہی کافی نہیں بلکہ ایسے عملی اقدامات بھی ضروری ہیں جو بچے کو محفوظ ماحول، مناسب تربیت اور بروقت مدد فراہم کریں۔ سیرتِ نبوی ﷺ میں بچوں کے ساتھ محبت، شفقت، عزتِ نفس، تربیت اور ان کے حقوق کی حفاظت کے واضح اصول ملتے ہیں۔ آپ ﷺ نے بچوں کے ساتھ حسنِ سلوک، ان کی تربیت اور کمزور افراد کے حقوق کی حفاظت کو معاشرتی ذمہ داری کا حصہ بنایا۔ موجودہ دور میں انہی اصولوں کو گھر، تعلیمی اداروں، معاشرے اور ڈیجیٹل ماحول میں عملی طور پر نافذ کر کے بچوں کو جنسی استحصال سے محفوظ رکھنے کی مؤثر کوشش کی جا سکتی ہے۔

گھر میں محفوظ اور تربیتی ماحول کا قیام

---

[18] سورۃ النساء، 4:58

بچے کے تحفظ کا سب سے پہلا اور بنیادی مرکز اس کا گھر ہے، اس لیے گھر کا ماحول محبت، اعتماد، حیا اور باہمی احترام پر قائم ہونا چاہیے۔ والدین کو چاہیے کہ بچوں کے ساتھ ایسا تعلق قائم کریں جس میں وہ بلا خوف اپنی پریشانی، مشکل یا کسی نامناسب رویے کے بارے میں بات کر سکیں۔ گھر میں بچوں کو ذاتی حدود، اجازت لینے، حیا اور مناسب و نامناسب رویوں کا شعور عمر کے مطابق دیا جانا چاہیے۔ قرآن مجید نے اہلِ خانہ کی حفاظت کو ذمہ داری قرار دیا ہے، جس میں جسمانی، اخلاقی اور تربیتی حفاظت بھی شامل ہے۔ سیرتِ نبوی ﷺ میں بچوں کے ساتھ محبت اور شفقت کا عملی نمونہ ملتا ہے۔ اس لیے محفوظ، پرسکون اور تربیتی گھر بچوں کو مختلف استحصالی خطرات سے بچانے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا[19]

ترجمہ: "اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔"

حدیثِ نبوی ﷺ:

مَنْ لَا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ[20]

ترجمہ: "جو رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔"

والدین اور بچوں کے درمیان اعتماد پیدا کرنا

بچوں کے تحفظ کے لیے والدین اور بچوں کے درمیان مضبوط اعتماد نہایت ضروری ہے۔ اگر بچہ یہ محسوس کرے کہ والدین اس کی بات سنیں گے اور بلاوجہ اسے موردِ الزام نہیں ٹھہرائیں گے تو وہ مشکل صورتِ حال میں مدد طلب کرنے کے لیے زیادہ آمادہ ہوگا۔ والدین کو بچوں کے سوالات اور خدشات کو نظرانداز کرنے کے بجائے ان کی عمر اور سمجھ کے مطابق مناسب رہنمائی فراہم کرنی چاہیے۔[21] سیرتِ نبوی ﷺ میں بچوں کے ساتھ محبت، توجہ اور شفقت کے متعدد عملی نمونے ملتے ہیں۔ اعتماد کا مطلب غیر ضروری آزادی دینا نہیں بلکہ محبت کے ساتھ مناسب نگرانی اور رہنمائی فراہم کرنا ہے۔ جدید حفاظتی اصول بھی والدین اور بچوں کے مضبوط تعلق کو استحصال کی روک تھام کا اہم ذریعہ قرار دیتے ہیں۔ حدیثِ نبوی ﷺ:

---

[19] سورۃ التحریم، 66:6

[20] صحیح البخاری، کتاب التوحید، حدیث: 7376

[21] محمد جمیل زینو، تربیتِ اولاد کے اسلامی اصول، ترجمہ: حافظ خالد حیات محمود، مراجعہ: شفیق الرحمن ضیاء اللہ مدنی، دفتر تعاون برائے دعوت وارشاد، ریاض۔ 11

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيرِنَا[22]

ترجمہ: "وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ پہچانے۔"

بچوں کو اپنی حفاظت کے بنیادی اصول سکھانا

بچوں کو اپنی حفاظت کے بنیادی اصول سکھانا استحصال کی روک تھام کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ بچے کو اس کی عمر اور ذہنی استعداد کے مطابق یہ سمجھانا چاہیے کہ اس کی ذاتی حدود کیا ہیں اور کسی نامناسب صورتِ حال میں اسے کس قابلِ اعتماد فرد سے مدد لینی چاہیے۔ اسے یہ بھی سکھایا جائے کہ خوف، دھمکی یا شرمندگی کی وجہ سے کسی پریشانی کو چھپانا ضروری نہیں۔ قرآن مجید نے بچوں کو مخصوص اوقات میں والدین کے پاس آنے سے پہلے اجازت لینے کی تعلیم دی ہے، جس سے نجی حدود اور حیا کی تربیت کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی بچوں کی تربیت کو عملی تعلیم کے ذریعے مضبوط بنایا۔ اس لیے حفاظتی شعور کو دینی و اخلاقی تربیت کا حصہ بنانا ضروری ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ[23]

ترجمہ: "اے ایمان والو! تمہارے مملوک اور تم میں سے جو بچے ابھی بلوغت کو نہیں پہنچے، وہ تین اوقات میں تم سے اجازت لے کر آیا کریں۔"

نامناسب افراد اور ماحول سے حفاظت

بچے بعض اوقات ایسے افراد یا ماحول سے متاثر ہو سکتے ہیں جہاں ان کے لیے مناسب حفاظتی انتظام موجود نہ ہو۔ والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کی صحبت، سرگرمیوں اور ان مقامات کے بارے میں مناسب آگاہی رکھیں جہاں وہ زیادہ وقت گزارتے ہیں۔ بچوں کو یہ سمجھانا بھی ضروری ہے کہ ہر شخص پر بلا سوچے سمجھے اعتماد نہیں کیا جا سکتا اور کسی نامناسب رویے کی صورت میں فوراً کسی قابلِ اعتماد بڑے سے بات کرنی چاہیے۔ سیرتِ نبوی ﷺ میں معاشرتی ذمہ داری اور دوسروں کے حقوق کی حفاظت کا واضح تصور

[22] سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، حدیث: 1920

[23] سورۃ النور، 24:58

AL-AASAR Journal Vol. 3, No.1 (2026)
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

موجود ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق کسی انسان کو نقصان پہنچانا یا اس کے حق کو پامال کرنا جائز نہیں۔ لہٰذا بچوں کے لیے محفوظ افراد، محفوظ مقامات اور واضح حفاظتی حدود کا تعین ضروری ہے۔ حدیثِ نبوی ﷺ:

لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ[24]

ترجمہ: "نہ خود نقصان پہنچانا ہے اور نہ دوسرے کو نقصان پہنچانا ہے۔"

فحاشی اور غیر اخلاقی مواد سے بچاؤ

بچوں کے اخلاقی اور ذہنی تحفظ کے لیے انہیں فحش، عریاں اور غیر اخلاقی مواد سے محفوظ رکھنا ضروری ہے۔ والدین کو چاہیے کہ بچوں کے استعمال میں آنے والے ذرائع ابلاغ اور ڈیجیٹل مواد کے بارے میں مناسب نگرانی رکھیں اور انہیں پاکیزہ اور مفید مواد کے انتخاب کی تربیت دیں۔ قرآن مجید نے نگاہوں کی حفاظت اور پاکیزگی اختیار کرنے کی تعلیم دی ہے، جو بچوں کی اخلاقی تربیت کے لیے بھی بنیادی رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ سیرتِ نبوی ﷺ میں حیا کو ایمان کے اہم شعبوں میں شمار کیا گیا ہے۔ اس لیے بچوں میں حیا، پاکیزگی اور ذمہ دارانہ میڈیا استعمال کا شعور پیدا کرنا ضروری ہے۔ ایسے ماحول کی تشکیل بھی والدین اور معاشرے کی ذمہ داری ہے جہاں غیر اخلاقی مواد کو معمول نہ بننے دیا جائے۔

قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ[25]

ترجمہ: "مسلمان مردوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔"

حدیثِ نبوی ﷺ:

الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ[26]

ترجمہ: "حیا ایمان کا حصہ ہے۔"

تعلیمی اداروں میں بچوں کے تحفظ کا نظام

---

[24] سنن ابن ماجہ، کتاب الاحکام، حدیث: 2340

[25] سورۃ النور، 24:30

[26] صحیح البخاری، کتاب الایمان، حدیث: 251

AL-AASAR Journal
Vol. 3, No.1 (2026)
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

تعلیمی ادارے بچے کی شخصیت، تعلیم اور معاشرتی تربیت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، اس لیے وہاں بچوں کے لیے محفوظ اور بااعتماد ماحول کا قیام ضروری ہے۔ اسکولوں اور دیگر تعلیمی اداروں میں بچوں کے تحفظ سے متعلق واضح اصول، ذمہ دار افراد اور شکایت کے محفوظ طریقۂ کار موجود ہونے چاہییں۔ اساتذہ کو بچوں کے ساتھ مناسب حدود، اخلاقی رویے اور حفاظتی ذمہ داریوں کے بارے میں تربیت دی جانی چاہیے۔ کسی شکایت یا خطرے کی صورت میں معاملے کو دبانے کے بجائے بچے کی حفاظت کو اولین ترجیح دی جائے۔ جدید حفاظتی تحقیق بھی مثبت اسکول ماحول، طلبہ و اساتذہ کے مضبوط تعلق اور مناسب حفاظتی نظام کو اہم قرار دیتی ہے۔

حدیثِ نبوی ﷺ:

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ[27]

ترجمہ: "تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔"

استحصال کی صورت میں فوری اقدام اور مدد

اگر کسی بچے کے ساتھ استحصال پیش آ جائے تو خاموشی اختیار کرنے کے بجائے اس کی فوری حفاظت اور مناسب مدد کو ترجیح دینی چاہیے۔ سب سے پہلے بچے کو مزید خطرے سے محفوظ کرنا، اس کی بات توجہ سے سننا اور اسے غیر ضروری خوف یا الزام سے بچانا ضروری ہے۔ معاملے کی نوعیت کے مطابق والدین، ذمہ دار ادارے، طبّی ماہرین اور متعلقہ قانونی و حفاظتی اداروں سے مدد حاصل کی جانی چاہیے۔ بچے کو یہ احساس دلانا ضروری ہے کہ جو کچھ ہوا اس کا ذمہ دار وہ نہیں ہے۔ سیرتِ نبوی ﷺ کا بنیادی اصول ظلم کا ازالہ اور مظلوم کی مدد ہے۔ موجودہ عالمی رہنما اصول بھی بروقت شناخت، محفوظ گفتگو، فوری طبّی و نفسیاتی مدد اور مناسب رپورٹنگ پر زور دیتے ہیں۔

وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ[28]

ترجمہ: "اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔"

---

[27] صحیح البخاری، کتاب الایمان، حدیث: 24

[28] سورۃ المائدہ، 5:2

AL-AASAR Journal
Vol. 3, No.1 (2026)
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

متاثرہ بچے کی عزتِ نفس اور رازداری کا تحفظ

استحصال کا شکار ہونے والے بچے کے ساتھ سب سے اہم تقاضا یہ ہے کہ اس کی عزتِ نفس، رازداری اور انسانی وقار کو محفوظ رکھا جائے۔ بچے کو بار بار واقعہ بیان کرنے، سب کے سامنے سوالات کرنے یا اسے الزام دینے سے اس کی تکلیف مزید بڑھ سکتی ہے۔ اس کے بجائے اس کی بات اعتماد اور ہمدردی سے سننی چاہیے اور معلومات صرف ان ذمہ دار افراد تک محدود رکھی جائیں جنہیں مدد اور تحفظ فراہم کرنے کے لیے جاننا ضروری ہو۔ سیرتِ نبوی ﷺ انسان کی عزت، پردہ پوشی اور کمزور افراد کے ساتھ حسنِ سلوک کی تعلیم دیتی ہے۔ جدید رہنما اصول بھی متاثرہ بچے کی حفاظت، رازداری، انتخاب کے حق اور اس کی خواہشات کے احترام پر زور دیتے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ ۖ وَلَا تَجَسَّسُوا[29]

ترجمہ: "اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو، بے شک بعض گمان گناہ ہیں، اور تجسس نہ کرو۔"

حدیثِ نبوی ﷺ:

وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ[30]

ترجمہ: "اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔"

بچوں کا جنسی استحصال ایک سنگین سماجی، اخلاقی، نفسیاتی اور انسانی مسئلہ ہے جو بچے کی شخصیت اور مستقبل پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ اس تحقیق میں بچوں کے جنسی استحصال کے مفہوم، اہم صورتوں، سنگینی اور معاشرتی و اسلامی نقطۂ نظر کا جائزہ لیا گیا ہے۔ تحقیق سے واضح ہوا کہ والدین کی عدم توجہی، خاندانی کمزوری، تربیت کا فقدان اور بچوں میں حفاظتی شعور کی کمی اس مسئلے کے اہم اسباب ہیں۔ غلط صحبت، غیر محفوظ ماحول، فحاشی، غیر اخلاقی مواد اور سوشل میڈیا یا انٹرنیٹ کا غیر محتاط استعمال بھی بچوں کے لیے خطرات میں اضافہ کرتا ہے۔ اس استحصال کے نتیجے میں بچوں کی جسمانی، ذہنی، نفسیاتی، تعلیمی اور سماجی زندگی متاثر ہو سکتی ہے۔ اسلام نے بچوں کی عزت، حفاظت، حیا، تربیت اور حسنِ سلوک کو بنیادی اہمیت دی ہے اور ان کے حقوق کے تحفظ کی واضح تعلیمات فراہم کی ہیں۔ سیرتِ نبوی ﷺ میں بچوں کے ساتھ محبت، شفقت، احترام، اعتماد اور حسنِ تربیت کے ایسے عملی اصول موجود ہیں جو ان کے لیے محفوظ

---

[29] سورۃ الحجرات، 49:12

[30] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، حدیث: 2699

ماحول کی تشکیل میں رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بچوں کو عمر اور فہم کے مطابق نجی حدود، حفاظتی اصول اور نامناسب رویوں کی پہچان سکھانا ضروری ہے۔بچوں کے تحفظ کے لیے والدین، تعلیمی اداروں، علماء، معاشرے اور ریاست کو مشترکہ طور پر مؤثر حفاظتی نظام قائم کرنا چاہیے۔ مجموعی طور پر سیرتِ نبوی ﷺ کی تربیتی تعلیمات کو عصرِ حاضر کے حفاظتی تقاضوں کے ساتھ مربوط کرکے بچوں کے جنسی استحصال کی روک تھام کے لیے ایک مؤثر اور جامع حکمتِ عملی اختیار کی جاسکتی ہے۔

نتائجِ تحقیق

1. بچوں کا جنسی استحصال ایک سنگین سماجی، اخلاقی، نفسیاتی اور انسانی مسئلہ ہے جس کے اثرات بچے کی شخصیت، تعلیم، اعتماد اور مستقبل کی معاشرتی زندگی تک پہنچ سکتے ہیں۔
2. تحقیق سے یہ بات سامنے آئی کہ بچوں کے جنسی استحصال کے اہم اسباب میں والدین کی عدم توجہی، نگرانی کا فقدان، خاندانی کمزوری، اخلاقی و دینی تربیت کی کمی اور بچوں میں حفاظتی شعور کا فقدان نمایاں ہیں۔
3. یہ بھی واضح ہوا کہ غلط صحبت، غیر محفوظ ماحول، فحاشی و غیر اخلاقی مواد اور سوشل میڈیا و انٹرنیٹ کا غیر محتاط استعمال بچوں کو مختلف خطرات سے دوچار کر سکتا ہے۔
4. تحقیق سے معلوم ہوا کہ استحصال کے اثرات صرف وقتی نہیں ہوتے بلکہ بچے کی ذہنی و نفسیاتی کیفیت، تعلیمی کارکردگی، سماجی تعلقات اور مستقبل کی شخصیت پر بھی دیرپا اثرات مرتب کر سکتے ہیں۔
5. اسلام نے بچوں کی عزت، حفاظت، تربیت اور حسنِ سلوک کو بنیادی اہمیت دی ہے، جبکہ سیرتِ نبوی ﷺ بچوں کے ساتھ محبت، شفقت، احترام، اعتماد اور ذمہ دارانہ تربیت کا عملی نمونہ پیش کرتی ہے۔
6. تحقیق کا بنیادی نتیجہ یہ ہے کہ بچوں کے جنسی استحصال کی روک تھام صرف ایک فرد یا ادارے کی ذمہ داری نہیں بلکہ والدین، خاندان، تعلیمی اداروں، دینی و سماجی اداروں اور ریاست کی مشترکہ ذمہ داری ہے، اور محفوظ ماحول، مؤثر تربیت، حفاظتی شعور اور بروقت مدد اس کے تدارک کے بنیادی ذرائع ہیں۔

سفارشات

Vol. 3, No.1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

1. بچوں کے جنسی استحصال کی روک تھام کے لیے ضروری ہے کہ والدین بچوں کی نگرانی کے ساتھ ان کے ساتھ ایسا دوستانہ اور پُراعتماد تعلق قائم کریں جس میں بچہ کسی خوف یا جھجھک کے بغیر اپنے مسائل بیان کر سکے۔
2. والدین کو چاہیے کہ بچوں کی عمر اور فہم کے مطابق انہیں حیا، نجی حدود، اچھے اور نامناسب رویوں اور اپنی حفاظت کے بنیادی اصولوں سے آگاہ کریں تاکہ وہ خطرناک صورتِ حال کو بروقت پہچان سکیں۔
3. تعلیمی اداروں میں بچوں کے تحفظ کے لیے واضح ضابطۂ اخلاق، شکایت اور مدد کا مؤثر نظام قائم کیا جائے اور اساتذہ و انتظامیہ کو بچوں کے تحفظ سے متعلق ضروری تربیت فراہم کی جائے۔
4. علماء، دینی ادارے اور تربیتی مراکز سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں بچوں کے حقوق، شفقت، حسنِ سلوک، حیا اور تحفظ کے اصولوں کو خطابات اور تعلیمی پروگراموں کے ذریعے عام کریں تاکہ معاشرے میں بچوں کے تحفظ کا دینی شعور مضبوط ہو۔
5. والدین اور معاشرے کو سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ کے استعمال میں احتیاط اختیار کرنی چاہیے اور بچوں کو آن لائن رابطوں، نجی معلومات کے تحفظ اور نامناسب مواد سے بچنے کے عملی اصول سکھانے چاہئیں۔
6. ریاستی اور متعلقہ اداروں کو بچوں کے جنسی استحصال کے واقعات میں فوری اور مؤثر کارروائی کے ساتھ متاثرہ بچے کی عزتِ نفس، رازداری اور نفسیاتی و سماجی بحالی کو یقینی بنانا چاہیے، جبکہ سیرتِ نبوی ﷺ کے اصولِ رحمت، حفاظت اور ذمہ داری کو جدید بچوں کے حفاظتی نظام کے ساتھ مربوط کیا جانا چاہیے۔

Bibliography

- Lutaf-ur-Rahman, Zill-ur-Rahman. Tarbiyat-e-Aulad aur Hamari Zimmedariyan. 2017.
- Nadwi, Siraj-ud-Din. Quran-o-Hadith, Tib-o-Hikmat aur Jadeed Science ki Roshni mein Bachon ki Tarbiyat Kaise Karein? Dar-ul-Balagha, Lahore.
- Al-Bukhari, Muhammad bin Ismail. Sahih al-Bukhari. Kitab al-Nikah.
- Al-Bukhari, Muhammad bin Ismail. Sahih al-Bukhari. Kitab al-Dhaba'ih wa al-Sayd.
- Al-Bukhari, Muhammad bin Ismail. Sahih al-Bukhari. Kitab al-Tawhid.
- Al-Bukhari, Muhammad bin Ismail. Sahih al-Bukhari. Kitab al-Iman.
- Al-Tirmidhi, Muhammad bin Isa. Sunan al-Tirmidhi. Kitab al-Birr wa al-Silah.
- Ibn Majah, Muhammad bin Yazid. Sunan Ibn Majah. Kitab al-Ahkam.

AL-AASAR Journal
Vol. 3, No.1 (2026)
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

- Muslim bin al-Hajjaj. Sahih Muslim. Kitab al-Dhikr wa al-Du'a wa al-Tawbah wa al-Istighfar.
- Al-Quran al-Kareem. Surah al-Isra, Surah al-Tahrim, Surah al-Rum, Surah al-Nur, Surah al-Ma'idah aur Surah al-Hujurat.